

# فِيمَاءز

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ  
سِمْرَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
X☆X☆X

اسلام میں داخل ہونے کی پانچ شرائط ہیں۔ ان میں سے کسی ایک بھی شرط کا زبان یا عمل سے انکار کرنا گناہ نہیں بلکہ کفر ہے۔

﴿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے :

- (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں،
- (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) رَجُل کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔ ﴿ [رواہ امام بخاری و الامام مسلم]

نماز اسلام میں داخل ہونے کی دوسری شرط ہے۔ تو حید اور رسالت کا تعلق انسان کے دل اور دماغ کے عقیدے سے ہے۔ کسی انسان کے عقیدے کے بارے میں کوئی حقیقی فتویٰ دینا ناممکن ہے۔ لیکن نماز اسلام کا پہلا practical رُکن ہے۔ نماز کسی انسان کے مسلمان یا منافق اور کافر ہونے کی پہچان ہے۔ نماز کا طریقہ انسان کے کسی گمراہ فرقے سے تعلق یا راوحق پر ہونے کی پہچان ہے۔ جو کلمہ پڑھنے والا بغیر کسی شرعی عذر کے نماز نہ پڑھے، وہ خود کو مسلمان سمجھے یا لوگ اُسے مسلمان کہیں، وہ حالت کفر یا منافق میں ہے۔ بنماز ہونا یا فجر اور عشاء کی باجماعت نمازوں سے غائب رہنا محمد رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؐ کے مطابق کسی انسان کے کافر یا منافق ہونے کی ٹھوس دلیل ہے۔

## بِ نَمَازٍ كَافِر

﴿ جابرؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی اور شرک اور کفر کے درمیان فرق، نماز کا چھوڑ دینا ہے" ﴿ [رواہ امام مسلم] - کتاب الایمان ، باب بیان اسم الكفر على من ترك الصلوة ۸۲

﴿ بریدہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمارے اور منافقوں کے درمیان عہد نماز ہے۔ جس نے نماز چھوڑ دی، سو اُس نے کفر کیا" ﴿ [رواہ امام ابن ماجہ] . اقامة الصلوة ، باب ما جاء فيمن ترك الصلوة ۱۰۷۹

﴿ عبد اللہ بن شقيقؓ روایت کرتے ہیں "صحابہ کرامؐ اعمال میں سے کسی چیز کے ترک کو فرنہ سمجھتے تھے، ہوائے نماز کے" ﴿ [رواہ امام ترمذی]

## فِجْرٌ عَشَاءُ لَوْرٌ بِاجْمَاعِ نَمَازٍ چَهْوَذَنِي وَلَا مَنَاقِ

﴿ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِيرُ إِلَيْكُمْ فِي الدُّرُجِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ﴾ (۱۴۵)

"بے شک منافق جہنم کی آگ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور آپ ان کا کسی کو ہرگز مدگار نہ پائیں گے" [الشافعی: ۴]

﴿ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک منافقین کی نشتیاں ہیں، وہ ان کے ذریعے پیچانے جاتے ہیں۔ ان کا تخفہ (ایک درجے کے لیے) لخت ہے، ان کا کھانا لوث کامال ہے، ان کا مال غیمت خیات ہے، وہ مساجد کے قریب نہیں آتے بلکہ دور رہتے ہیں، نماز کے آخر ہی میں آتے ہیں، تکبر کرتے ہیں، وہ الْفَت (یعنی کسی کے ساتھ خلصانہ تعلق) نہیں رکھتے، ان کے ساتھ الْفَت نہیں کی جاتی (یعنی انہیں بھی کوئی دل سے نہیں چاہتا)، رات کو لکڑیوں کی مانند ہوتے ہیں اور دن کو شور کرتے ہیں" ﴿ [رواہ امام احمد]

اللہ نے فرمایا: «يَوْمَ يُكَشِّفُ عَنْ سَاقٍ وَيُذَعِّفُونَ إِلَى السُّجُودِ

فَلَا يَسْتَطِعُونَ<sup>(42)</sup> خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا

يُذَعِّفُونَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ مَالِمُونَ<sup>(43)</sup>» [اصح: 68]

”جس دن پندھلی کھولی جائے گی اور انہیں سجدے کے لئے بلا یا جائے گا تو وہ نہ کر سکیں گے۔ ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی اور ذات ان پر چھارہی ہو گی اور یقیناً ان کو (دنیا میں) سجدے کے لئے بلا یا جاتا تھا جب کہ وہ صحیح سالم تھے“

☆ : یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں تازل ہوئی جو دنیا میں موذن کی اذان سن کر اس کی اللہ کو سجدہ کرنے کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے باجماعت نماز ادا نہ کرتے اور وہ لوگ جو لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھتے یعنی نماز میں ریا کاری کرتے۔ سجدے کے لئے کیونکہ صرف کلمہ پڑھنے والوں کو ہی بلا یا جاتا ہے، یہ آیت ان منافقین کے لئے بھی ہے جو باجماعت نمازوں سے غائب رہتے ہیں۔ رویہ قیامت جب اللہ پندھلی کھولیں گے تو اہل ایمان سجدے میں گر جائیں گے لیکن منافقین سجدہ نہ کر سکیں گے کیونکہ اللہ ان کی ریڑھ کی ہڈی کے مبروں (33 separate vertebrae) کو ایک ہی ہڈی (single vertebrae) بنادیں گے۔ (صحیح بخاری، تفسیر سہ ن و احمد)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منافقوں پر مجرر اور عشاء سے زیادہ بھاری کوئی نماز نہیں۔ اگر انہیں ان دونوں نمازوں میں جو (اجر یا فائدہ) ہے اس کا علم ہو جائے تو وہ دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں (لای سرین) پر گھستے ہوئے ان کے لئے پہنچ جائیں“ [رواہ امام بخاری]

ابی بن کعبؓ روایت کرتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز مجرر پڑھائی اور فرمایا: ”کیا قلاں موجود ہے؟“

انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا قلاں موجود ہے؟“ ”انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ” بلاشبہ یہ دونوں نمازیں منافق لوگوں پر سب سے زیادہ بھاری ہیں۔ اگر تمہیں علم ہو جائے کہ ان دونوں میں کیا ہے، تو تم گھٹنوں کے مل گھٹ کر بھی ان کی خاطر آجائو“ [رواہ ائمہ احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن خزیم، ابن حبان، حاکم]

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی آدمی لوگوں کو معمولی سے گوشت والی ہڈی یا کبری کے دو پاپوں سے چپٹے ہوئے گوشت کی طرف بلائے، تو وہ اس کی دعوت قبول کرتے ہیں اور حال یہ ہے کہ انہیں اس نماز کے لیے دعوت دی جاتی ہے تو وہ نہیں آتے۔ بے شک میں نے پختہ ارادہ کیا ہے کہ ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو باجماعت نماز ادا کروائے، پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو اذان نشانے کے باوجود نہیں آئے اور ان پر آگ جلاوں۔ بلاشبہ اس (یعنی مسجد میں باجماعت نماز سے) سے منافق ہی پیچھے رہتا ہے“ [رواہ امام طبرانی]

☆ : منافق کو کوئی معمولی ساقائدہ نظر آئے تو اس کی طرف لپکتا ہے لیکن جب کائنات کے مالک اللہ ﷺ کی طرف سے اذان میں نماز کی طرف آنے کی دعوت دی جائے تو مسجد میں آنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ جسے اس حال میں موت آگئی کہ نماز سے متعلق اس کا منافقانہ رویہ تھا، جسے رحمت اللعالمین محمد رسول اللہ ﷺ زندہ جلانے کا ارادہ فرمائیں، یقیناً اس کی جزا جہنم کی آگ کا سب سے نچلہ درجہ ہے [

ابو عمير بن انسؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "منافق ان دونوں لیعنی عشاء اور فجر میں حاضر نہیں ہوتا" [رواہ نام احمد]

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری اس مسجد سے اذان سن کر، بلا ضرورت نکل کرو اپنی نہ آنے والا منافق ہی ہے" [رواہ نام طبرانی] ☆ : مسجد میں اذان سن کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے بغیر چلے جانے والا منافق ہے۔ کیا نبی ﷺ سے زیادہ کوئی محتاط گفتگو کرنے والا ہے؟ کیا جسے رسول اللہ ﷺ منافق کہہ دیں تو اُس کے نفاق میں کوئی شک باتی رہ جاتا ہے؟

عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں: "جو شخص کل (روز قیامت) اللہ سے حالتِ اسلام میں ملاقات کرنا پسند کرے، تو وہ ان نمازوں کی، جہاں بھی ان کے لئے بلا یا جائے حفاظت کرے، کیونکہ اللہ نے تمہارے نبی ﷺ کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر فرمادیے ہیں اور بالا شبہ وہ (لیعنی اذان سن کر مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنا) ہدایت کے طریقوں میں سے ہے۔ اگر تم نے (ض) نماز اپنے گھروں میں پڑھی، جیسے کہ یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے، تو تم نے یقیناً اپنے نبی ﷺ کا طریقہ چھوڑا اور اگر تم نے اپنے نبی ﷺ کا طریقہ ترک کیا، تو تم یقیناً گراہ ہو گئے۔ یقیناً ہم نے دیکھا کہ (باجماعت) نماز سے پیچھہ رہنے والاصرف (ایسا) منافق ہوتا جس کا منافق ہونا معلوم تھا" [رواہ نام مسلم]

☆ : اس حدیث کے مطابق باجماعت نماز سے پیچھے رہنے والا کوئی ڈھکا چھپا منافق نہیں بلکہ مشہور زمانہ Certified منافق ہے ]

عبداللہؓ روایت کرتے ہیں: "بے شک میں نے دیکھا کہ ہم میں سے واضح نفاق والے منافق کے سوا کوئی اور شخص اس سے (لیعنی باجماعت نماز سے) پیچھے نہ رہتا۔ بلاشبہ (یہاں) آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے لا کر صرف میں کھڑا کیا جاتا" [رواہ نام مسلم]

ہن عمرؓ روایت کرتے ہیں: "کسی آدمی کے عشاء اور فجر میں نہ پانے پر اُس کے بارے میں ہمارا گمان بُرا ہو جایا کرتا تھا" [رواہ نام ابن القیم - نام بدار] ☆ : اُس کے بارے میں گمان کیا جانے لگتا تھا کہ وہ منافق ہو گیا

## بے نماز جہنم کا ایندھن

اللہ ﷺ نے فرمایا: «وَيُلْ ۝ يَوْمَئِدِ لِلْمُكَذِّبِينَ<sup>(47)</sup> وَ إِذَا قِيلَ لَهُمْ أَرْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ<sup>(48)</sup>» اُس (قیامت کے) دن جھلانے والوں کے لیے ویل (جہنم کی گھٹائی) ہے۔ جب ان سے کہا جائے کہ رکوع کرو تو وہ رکوع نہیں کرتے" [الملحق: 77]

اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِلَّا أَصْخَبَ الْيَمِينَ<sup>(39)</sup> فِي جَنَّتٍ يَتَسَاءَلُونَ<sup>(40)</sup> عَنِ الْمُجْرِمِينَ<sup>(41)</sup> مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ<sup>(42)</sup> قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيِّينَ<sup>(43)</sup>» دمگر دائیں طرف والے باغوں میں ہیں وہ گناہ گاروں سے پوچھتے ہیں تم دوزخ میں کیوں جھوک دیے گئے؟ وہ بولے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے" [الدغیر: 74]

اللہ ﷺ نے فرمایا: «فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّيِّينَ<sup>(44)</sup> الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ<sup>(45)</sup>» "سو ان نمازوں کے لیے ویل (جہنم کی ایک گھٹائی) ہے، جو اپنی نمازوں میں غفلت برتبے ہیں" [الماعون: 107]

اللَّهُ أَنْذَرَ فِرْمَاتِهِ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَأَتُوا الزَّكُوَةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرُّكُعِينَ <sup>(43)</sup>

” اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ ” [ البقرہ : ۲ ]

☆ : (۱) نماز قائم کرو یعنی ہر حال [جگ، امن، بیماری، تندرتی] میں با قاعدگی سے پانچ نمازیں ادا کرنا فرض ہے۔ لہذا نماز قائم کرنے والا ہی نمازی ہے اور باقی سب بے نماز۔ (۲)۔ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو یعنی باجماعت نماز پڑھنا فرض ہے]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جب آپ ان میں موجود ہوں اور ان کے لئے نماز کھڑی کریں تو لازم ہے کہ ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو اور وہ اپنے ہتھیار پکڑے رکھیں۔ سو جب وہ سجدہ کر لیں تو پھر وہ آپ کے پیچھے ہو جائیں اور دوسرا گروہ آجائے۔ جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھے اور اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار پکڑے رکھے۔ کافر لوگ چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان سے غفلت کرو، تو وہ تم پر ایک بار ہی حملہ کر دیں۔ اگر تمہیں بارش کی وجہ سے کچھ تکلیف ہو یا تم بیمار ہو، تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے ہتھیار اٹا رکھ کر رکھ دو اور اپنے بچاؤ کا سامان لیے رہو۔“ [۱۰۲] ”[۱۰۳]“

☆ : اس آیت میں اللہ نے نصرف جنگ کی حالت میں باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم فرمایا بلکہ اس کا پورا طریقہ بھی بتایا۔ باجماعت نماز اگر فرض نہ ہوتی تو اللہ جنگ جیسے جان کے خوف کے موقع پر نماز معاف فرمادیتے۔ لیکن اللہ نے جنگ میں باجماعت نماز کا حکم فرمایا۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اذان سن کر (مسجد) نہ آئے تو سوائے عذر کے اُس کی نماز

عبداللہ بن شداد بن حادث روایت کرتے ہیں: یقیناً رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ مسجد میں لوگ کم [☆: بلاعذر مسجد کی بامجاعت نماز کے علاوہ مرد کی نماز ہی نہیں ہوتی] شنبیں“ رواہ ائمہ ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن منذر، ابن جان، وارقطبی، بقوی [☆: بلاعذر مسجد کی بامجاعت نماز کے علاوہ مرد کی نماز ہی نہیں ہوتی]

بیں۔ اس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک میں بخت ارادہ کرتا ہوں کہ لوگوں کے لئے ایک امام مقرر کرو، پھر میں (سب سے) نکل آؤں اور نماز سے اپنے گھر میں بچھے رہنے والا جو شخص بھی میرے قابو آئے تو اس کو اس کے گھر سمیت جلا دوں“

ابن ام مکتوم (ابنیا صحابی) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یقیناً میرے اور مسجد کے درمیان کھجوروں کے اور دوسرے درخت ہیں اور میں ہر وقت راہ نما بھی نہیں پاتا، تو کپا میرے لئے ایسے گھر میں نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کپا آپ

اقامت سُلْطَنَتْ ہیں؟“ انہوں نے عرض کیا جی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر آپ (باجماعت نماز کے لئے مسجد) ۲ کسی“ [رواه امام احمد]

**ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ** سے روایت ہے کہ ان دونوں نے اس (منبر) کی لکڑیوں پر سُنَّا مُحَمَّد رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نے فرمایا: ”لُوگ ضرور جماعتیں چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ اللَّهُ تَعَالَیٰ یقیناً ان کے دلوں پر ہمراہ لگا دیں گے، پھر وہ ضرور غالب ا لوگوں

میں ہو جائیں گے ” [رواہ امام ابن ماجہ] [☆]: جس کے دل پر اللہ مہر لگا دیں اُس سے توبہ اور آخرت کی تیاری کی توفیق چھین لیتے ہیں]

فیصلہ: ”جس تحریک و فنا نکل کر اذالہ کو، پھر اقا مرتضیٰ کو، مجھ تحریک و فنا ائمہ رضا علیہما السلام کے امامت کے لئے۔“

☆ : اگر نماز کے وقت صرف دو آدمی ہوں تو ان را الگ الگ نماز رہنا چاہئے لیکن اُن رجھات کے ساتھ نماز رہنا فرض ہے ।

ابو امامہؓ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بینائی سے محروم ہن ام مکتوم حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں جیسا کہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں کہ میری عمر بیت چکی ہے، ہڈیاں کمزور پڑ گئی ہیں، بینائی جا چکی ہے اور میرے راستہ دکھانے والے ساتھی کی مجھ سے موافقت نہیں، تو کیا آپ میرے لئے نمازوں کے اپنے گھر پڑھنے کی اجازت پاتے ہیں؟ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں آپ ہیں کیا اس میں موذن کی اذان سنتے ہیں؟“ انہوں نے عرض کی جی ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں آپ کے لئے اجازت نہیں پاتا۔ اگر باجماعت نماز سے پچھہ رہنے والے شخص کو خبر ہو جائے کہ اس کی خاطر جانے والے کے لئے کیا ہے تو وہ اس کے لئے حاضر ہو، اگر اسے اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں قدموں پر کھست کر ہی آتا پڑے“ [رواہ امام طبرانی] [☆]: صحیح احادیث سے ثابت ہوا کہ نایما مرد کے لئے باجماعت نماز چھوڑنا جائز نہیں تو بینائی والے مرد کے بارے میں کوئی شک ہے؟

Malik بن حوریثؓ روایت کرتے ہیں: میں اپنی قوم کے ایک گروہ کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم اُن کے پاس بیس راتیں ٹھہرے۔ نبی ﷺ بہت مہربان اور نرم دل تھے۔ ہمارا اپنے گھر والوں کے لئے اشتیاق دیکھ کر محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوٹ جاؤ اور اُن ہی میں رہو۔ انہیں قطیم دینا اور نماز پڑھنا۔ جب نماز کا وقت آجائے، تو تم میں سے ایک تمہارے لئے اذان دے اور تم میں سے بڑی عمر والا تمہاری امامت کروائے“ [رواہ امام بخاری]

[☆]: اس حدیث میں نبی ﷺ نے اکیلی نماز کے بجائے باجماعت نماز کا حکم دیا۔ یہ حدیث بھی باجماعت نماز کی فرضیت کی دلیل ہے

عبداللہ بن عبد اللہ بن عتبہؓ روایت کرتے ہیں: میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاس حاضر ہوا اور عرض کی کیا آپ میرے لیے رسول اللہ ﷺ کی (آخری) بیماری کا حال بیان نہیں فرمائیں گی؟ انہوں نے فرمایا: ”کیوں نہیں۔ نبی ﷺ شدید بیمار ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: ”کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟“ ہم نے عرض کیا نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے لئے شب میں پانی رکھو“ رسول ﷺ نے غسل فرمایا، پھر اٹھنا چاہا تو بے ہوش ہو گئے۔ ہوش میں آئے تو پوچھا: ”کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟“ ہم نے عرض کیا نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے لئے شب میں پانی رکھو“ رسول ﷺ نے غسل فرمایا، پھر اٹھنا چاہا تو پھر بے ہوش ہو گئے۔ ہوش میں آئے تو پوچھا: ”کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟“ ہم نے عرض کیا نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ لوگ مسجد میں عشاء کی نماز کے لیے پڑھ چکے ہیں؟“ ہم نے عرض کیا نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

نبی ﷺ کے انتظار میں رُکے ہوئے تھے۔ پھر نبی ﷺ نے کچھ افاقت محسوس فرمایا تو دو آدمیوں کے سہارے (مسجد کی طرف) روانہ ہوئے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دونوں قدموں کو دیکھا کہ وہ تکلیف کی وجہ سے زمین پر لکیریں لگاتے جا رہے تھے۔ [رواہ امام بخاری]

[☆]: رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف مومنین کو مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا حکم دیا بلکہ خود بھی اپنے مرض الموت تک مسجد میں باجماعت نماز ادا فرمائی۔ امام بخاریؓ نے اپنی کتاب الصحیح میں اس حدیث کا عنوان دیا ”بیمار کو کس حد تک مسجد کی جماعت میں آتا ہے؟“

عليٰ روایت کرتے ہیں: ”جس شخص نے اذان سنی پھر (باجماعت نماز کے لئے مسجد) نہ آیا، تو اُس کی نماز اُس کے سر کے اوپر نہیں اٹھتی، سو ائے عذر کے“ [رواہ ائمہ امن شیر، ابن منذر] [☆]: یعنی اگر شرعی عذر ہو تو مسجد میں باجماعت نماز کے بغیر قبولیت کی توقع ہے]

عليٰ روایت کرتے ہیں: ”مسجد کے پڑوی کی مسجد کے علاوہ نماز نہیں“ اُن سے عرض کیا گیا: اور مسجد کا پڑوی کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ”جس موزن (اذان) سناتا ہے“ [رواہ ائمہ امن شیر، عبدال Razاق، ابن منذر]

عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں: ”جس شخص نے منادی کرنے والے (یعنی موزن) کو سننا، پھر عذر نہ ہونے کے باوجود (اس کی وعوت) قبول نہ کی (یعنی باجماعت نماز کے لئے مسجد نہ آیا)، تو اُس کی نماز نہیں“ [رواہ ائمہ امن شیر، ابن منذر]

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں: ”جس شخص نے اذان سنی، پھر اسے قبول نہ کیا (یعنی مسجد جا کر باجماعت نماز نہ پڑھی) تو اُس نے خیر کا ارادہ نہیں کیا اور اُس کے ساتھ بھی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر کا) ارادہ نہیں کیا گیا“ [رواہ ائمہ امن شیر، عبدال Razاق، ابن منذر]

ابو هریرہ روایت کرتے ہیں: ”بے شک آدم کے بیٹے کے دونوں کانوں کا پچھلے ہوئے سیسے سے بھر دیا جانا اذان سن کر اسے قبول نہ کرنے (یعنی مسجد جا کر باجماعت نماز نہ پڑھنے) سے بہتر ہے“ [رواہ ائمہ امن شیر، ابن حزم، ابن منذر]

### نماز کی فرضیت کے دلائل

**اللہ تعالیٰ نے فرمایا:** ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِبَأً مَوْفُوقًا﴾<sup>(103)</sup>

”بے شک نماز کا اپنے مقرر کردہ اوقات میں ادا کرنا ایمان والوں پر فرض ہے“ [ النساء : ۴ ]

[☆]: نماز کو جیسے تیسے خانہ پری کے لئے ادا کرنا ہی نہیں بلکہ اس آیت کے مطابق نماز کو اپنے صحیح وقت پر پڑھنا بھی فرض ہے

**اللہ تعالیٰ نے فرمایا:** ﴿إِنَّمَا أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾<sup>(14)</sup>

”یقیناً میں ہی اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمیسری ہی عبادت کرو اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کرو“ [طہ: ۲۰]  
[☆]: اللہ نے اپنا ذکر کرنے کے لئے نماز کی پابندی کا حکم فرمایا۔ بے نماز لاکھ تسبیح کریں وہ اللہ کے ذکر سے منہ موزنے والے ہیں

**اللہ تعالیٰ نے فرمایا:** ”اور جو کوئی نہایت مہربان اللہ کے ذکر سے منہ موزے، ہم اُس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں پھر وہ اُس کا ساتھی بن جاتا ہے (۳۶) اور یقیناً وہ اُن کو نیکی کی راہ سے روکتا رہتا ہے اور وہ صحیح ہیں کہ ہم ہدایت یافتہ ہیں (۳۷) [الاذف: ۴۳]“

[☆]: بے نماز مردار اور عورتوں سے کوئی معاملہ طے کرنے سے پہلے سوچ لیں کہ اللہ ان پر شیطان مسلط فرماتا ہے۔ اُن سے کس گناہ کی توقع نہیں؟

**معاذ بن جبل روایت کرتے ہیں کہ انہیں یہی صحیح ہوئے محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:** ”اُن کو عقوت دو کوہ اس بات کا تقرار کریں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ یہ بات مان لیں تو اُن کو بتاؤ کہ اللہ نے تم پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں“ [رواہ امام بخاری]. کتاب الزکاة، باب وجوب الزکاة: ۱۳۹۵، صحيح مسلم: ۱۹]

**محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:** ”اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو، جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب وہ دس برس کے ہوں تو انہیں نماز چھوڑنے پر مارو اور اُن کے بستر جدا کرو“ [رواہ امام ابو داؤد]. کتاب الصلاة، باب منی یؤمر الغلام بالصلاۃ: ۲۹۵

[☆]: جو والدین رسول اللہ ﷺ کے اس حکم کی نافرمانی کرتے ہیں، وہ اولاً کو نمازی اور دین دار نہیں بن سکتے۔ لا ماشاء اللہ۔

کئی کلمہ پڑھنے والے جو مذکور ہیں حدیث ہیں، یعنی وہ حدیث کو (معاذ اللہ) انگریز کی پیداوار کہتے ہیں، ان کی اکثریت نماز کو بھی جھلکاتی ہے۔  
ان میں سے اکثر کہتے ہیں کہ اگر نماز فرض ہوتی تو قرآن میں کم از کم ۵ نمازوں کے اوقات ضرور درج ہوتے۔ ان کا جواب یہ آیات ہیں:

فجر - ظهر - عشاء

**الله** نے فرمایا: «**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْأَدُنُّكُمُ الَّذِينَ مَلَكُتُ اِيمَانَكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَلْعُغُوا الْحُلْمَ مِنْكُمْ ثُلَكَ مَرْتٌ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ حِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَ مِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ» <sup>(58)</sup> [النور: 24] ”ے ایمان والو اتمہارے غلام تم سے اجازت لے کر آئیں اور وہ جو تم میں سے عقل کی حد کو نہیں پہنچے، تین اوقات میں، فجر کی نماز سے پہلے اور جب آثار رکھتے ہو اپنے کپڑے ظہر کے وقت اور عشاء کی نماز کے بعد“**

عصر

﴿اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَعْصِي وَنَهَايَةُ الْمُسْكَنِ هُوَ الْمُسْطَى﴾ [البقرة: 2] ﴿خَفِظُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةُ الْوُسْطَى﴾ [البقرة: 238] ”نمازوں کی حفاظت کرو اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی“ [☆ پانچ نمازوں کی درمیانی نماز عصر ہے جس کی حفاظت کا خاص حکم ہے]

مغرب

**اللَّهُمَّ كَنْتَ بِكَ تَعْلَمُ أَنِّي لَا أَعْلَمُ** [فِي الظُّلُمَاتِ] **وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلْفًا مِنَ الْأَيَّلِ** [هُوَ الْمُهُودُ] [١١٤]

”نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں میں اور رات میں“ [☆] : دن کے دو کنارے ہیں۔ (۱) سوچ طلوع ہونے کا وقت یعنی نماز فجر کا وقت۔ (۲) سوچ کے غروب ہونے کا وقت یعنی نماز مغرب کا وقت۔ رات کی نماز مراد نماز عشاء ہے۔

نماز کی اہمیت

﴿ اُس سے روایت ہے کہ مُحَمَّد رَبِّ الْعَالَمِينَ نے فرمایا: "قیامت کے دن بندے کا سب سے پہلا حساب نماز کے بارے میں لیا جائے گا۔ اگر وہ درست ہوئی، تو اُس کے سارے اعمال درست ہوں گے اور اگر وہ خراب ہوئی، تو اُس کے سارے اعمال خراب ہوں گے ॥ " [سلسلة الاحاديث الصحيحة لللباني ۱۳۵۸] ﴾

[☆: جس کا تعلق ہی ایسے فرقے سے تھا جس میں صحیح احادیث کے خلاف نماز پڑھنا فرض تھا، اس کے باقی اعمال کا کیا کہنا؟ بے نماز کا کیا کہنا؟] **اللّٰهُ وَرَدَاعٌ** رواۃت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا: ”جو فرض نماز جان لو جو کر چھوڑ دے تو نیتنا اُسکے

(کو معاف کرنے کا اللہ پر اس) کا ذمہ ختم ہو گیا ” [رواہ ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر على البلاء: ۳۰۲۳]

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ محدث رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے نش کی وجہ سے ایک نماز چھوڑ دی، تو گویا اُس سے دنیا پنے تمہارے سامان است جسیں نہیں اور جس نے نش کی وجہ سے حرام شہ نماز چھوڑ دیا، تو اللہ سر لازم ہے کہ اُسے اہل جنت کا حصہ نہیں۔“

[ مسلسلة الاحاديث الصحيحة لللباني ١٣٦٩ ] [☆ : جعورت یا مرداقتوں نمازہ پڑھے یا روزنمازیں چھوڑے، وہ اپنا انعام سوچ لے]

- ﴿ابو ہریہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نماز تین حصوں میں تقسیم ہے۔ پاکیزگی ایک تہائی ہے، رکوع ایک تہائی ہے اور سجده ایک تہائی ہے۔ جس نے نماز کو ایسے ادا کیا جیسے اس کا حق ہے، تو اُس کی نماز قبول کی جائے گی اور اُس کے سارے اعمال قبول ہوں گے اور جس کی نماز رد کرو گئی، اُس کے سارے اعمال رد کروئے جائیں گے" [سلسلة الاحاديث الصحيحة لللباني ۲۰۲۷]
- ﴿ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کی عصر کی نماز فوت ہو جائے، تو گویا اُس کے گھر والے اور اُس کا مال ہلاک کر دیا گیا" [رواہ امام بخاری، مواقیت الصلوٰۃ، باب ائمٰۃ من فاتحہ العصر: ۵۵۲]
- ﴿بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی، سو اُس کے تمام اعمال باطل ہو گئے" [رواہ امام بخاری، مواقیت الصلوٰۃ، باب التکبیر با الصلوٰۃ فی یوم غیم: ۵۹۷]
- ﴿رسول اللہ ﷺ کو عصر کی نماز سے اس قدر شدید محبت تھی کہ جب تک خدق کے دن کفار کے حملے اور تیراندازی کی وجہ سے ان کی عصر کی نمازوں کو ہو گئی تورحمت اللہ علیہنے تسلیم کو شدید کہہوا اور محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمیں کفار نے دمیانی نماز (نماز عصر) سے روک کر کھا۔ اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھروے" [رواہ بخاری، کتاب الجهاد، باب الدعاء علی المشرکین: ۴۹۲۱]
- ﴿☆: جو دفتر اور کاروبار کے مالک اور منافق اور کافر مؤمنین کو عصر کی نماز سے روکتے ہیں، اللہ ان کے لیے بھی یہ دعا قبول فرمائے۔ آئین]
- ﴿علیؑ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام تھا: "نماز اور غلام کے بارے میں اللہ سے ڈرو" [رواہ امام ابن ماجہ، باب هل اوصی رسول اللہ ﷺ: ۲۶۹۸]۔ رواہ امام ابن حبان: ۱۳۷۰]

### نماز کی فضیلت

- ﴿اللہ علیکم نے فرمایا: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْكَر﴾<sup>(۴۵)</sup>
- ”بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے“ [احکیمت: ۲۹] ☆: جس کی نماز اسے بے حیائی اور برے کاموں سے نہیں روک رہی، یقیناً اُس کی نماز میں کوئی بیان ہیں۔ یا اُس کی نماز کا طریقہ سنت کے خلاف ہے یا وہ نماز یا باجماعت نماز چھوڑنے والا منافق ہے]
- ﴿اللہ علیکم نے فرمایا: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَرَكَىٰ (۱۴) وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ (۱۵)﴾
- ”یقیناً وہ فلاخ پا گیا جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا پھر نماز پڑھی“ [الآلی: ۸۷]
- ﴿اللہ علیکم نے فرمایا: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (۱) الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ (۲)﴾
- ”بے شک ایمان والے فلاخ پا گئے۔ وہ جو اپنی نمازوں میں عاجزی اور خشوع کرتے ہیں“ [المؤمنون: ۲۳] ☆: خشوع سے مراد دل میں اللہ کا خوف اور عاجزی پیدا کرنا، نہایت اہتمام، سکون اور پورے دل و دماغ سے نماز ادا کرنا۔ جو عورتیں مرغی کی طرح اور جو مرد مرغی کی طرح ٹھونگیں مار کر، جلدی میں نماز پڑھیں، ان کی نمازان کے لئے بدعا کرتی ہے اور منہ پردے ماری جاتی ہے]
- ﴿عثمانؓ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص نماز عشاء باجماعت ادا کرے (اسے اتنا ثواب ہے) گویا اُس نے آدمی رات تک قیام کیا اور پھر صبح کی نماز باجماعت پڑھے (تو اتنا ثواب پایا) گویا تمام رات نماز پڑھی۔“ [رواہ مسلم، کتاب المساجد: ۶۵۶]

﴿ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَعْرِفُ ﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوةِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٦﴾ اولئک

هُمُ الْوَارِثُونَ ﴿١٥﴾ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٦﴾

”اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ ہی ہیں جو وارث ہوں گے۔ وہ جو جنت الفردوس کے وارث ہوں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے“ [المومنون: 23] ☆ : نماز کی حفاظت عورت کے لئے پانچوں نمازوں کی ہمیشہ وقت پردازیگی ہے اور مرد کے لئے ساری نمازوں کی جماعت کے ساتھ دادا یگی ہے۔ نمازوں کی حفاظت کرنا ملئے ملائیں گا کام نہیں بلکہ جنت الفردوس کے وارثوں کا کام ہے]

﴿ اُنَّ رِوَايَتَ كَرِتَتِ ہیں : ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی (میں نے گناہ کیا اور میرے خیال میں بطور بزرگ) میں حد کو پہنچا ہوں، تو مجھ پر حد قائم کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے اس سے حد کے بارے میں نہ پوچھا اور اتنے میں نماز کا وقت آگیا۔ اس نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو وہ پھر کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ ! یقیناً میں حد کو پہنچا ہوں، تو مجھ پر اللہ کا حکم نافذ کر دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا آپ نے ہمارے ساتھ نمازوں پر پڑھی؟“

اس نے کہا جی پڑھی ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللَّهُ نَّأَنْتَ أَنْتَ الْغَنَىٰ مَعَافِي فَرِمَادِيَاهُ“ [رواہ امام مسلم، کتاب الطوبی: ۲۶۱۶] ☆ : منافق مرد اور عورتیں نمازوں قائم کرنے والوں کو طمعنے دیتے ہیں کہ نماز بھی پڑھتے ہو اور فلاں گناہ بھی کرتے ہو؟ ان بے وقوفوں کو کیا خبر کہ اللہ تعالیٰ نماز کی برکت سے ایک نماز سے دوسری نمازوں تک تمام صغیرہ گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ شرط یہ کہ نمازوں کے مطابق ہو]

﴿ ابوذر روایت کرتے ہیں : رسول اللہ ﷺ سردی کے موسم میں نکلے، پت جھٹر کا موسم تھا۔ آپ ﷺ نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑ کر انہیں ہلاکیا تو پتے جھٹر نے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوذر!“ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ حاضر ہوں۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان جب نماز پڑھتا ہے اور اس کے ساتھ اللہ کی رضا چاہتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھٹر رہے ہیں“ [رواہ امام احمد: ۱۴۹ / ۵، ۲۱۸۸۹]

﴿ عمارہ بن رویہ سے روایت کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہورج کے طلوع اور غروب ہونے سے پہلے (یعنی پری اور عصر کی) نماز پڑھے گا، وہ ہرگز آگ میں داخل نہیں ہوگا“ [رواہ امام مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاة العشاء: ۲۷۲]

﴿ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر لوگ اذان دینے اور پہلی صاف میں نماز پڑھنے کا ثواب جانتے تو اس کے لیے قرعہ ذاتے، اگر انہیں ظہر کی نماز کے لیے جلدی مسجد میں جانے کا ثواب معلوم ہوتا، تو گھشتہ ہوئے (مسجد) آتے“ [رواہ امام مسلم، کتاب المساجد، باب الدعاء على المشركين: ۲۹۳]

﴿ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے وہ جب اللہ بعض وزخوں پر رحم کا ارادہ فرمائیں گے تو فرشتوں کو حکم دیں گے کہ وہ وزخ سے ایسے لوگوں کو باہر نکال لیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ فرشتے انہیں بحدوں کے نشان سے پیچان کر وزخ سے نکال لیں گے۔ سجدے کی جگہ پر اللہ نے وزخ کی آگ کو حرام فرمادیا ہے، وہاں آگ کا کوئی اثر نہ ہوگا“ [رواہ امام بخاری، کتاب الاذان، باب فضل المسجد: ۸۰۶]

ابو ہریہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سات (اقام کے مومن) کو اللہ اپنے سامنے میں اُس دن جگہ عطا فرمائیں گے، جس دن اُن کے سامنے کے سوا کوئی سالیہ نہ ہوگا: (۱) عدل کرنے والا امام (۲) اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھنے والا نوجوان (۳) ایسا شخص جس کا دل مساجد میں انکا [ایک باجماعت نماز کے بعد دوسری باجماعت نماز کے انتشار میں] رہتا ہے (۴) اللہ کے لئے باہمی محبت کرنے والے دوہندے جو اسی پر اکٹھے ہوتے [دنیا میں] اور اسی پر خدا ہوتے [اپنی موت تک ایک دوسرے سے اللہ کے لیے محبت کرتے رہے] (۵) حسب و نسب اور خوبصورت عورت کی دعوت پر یقیناً میں اللہ سے ڈرتا ہوں کہنے والا شخص (۶) اس قدر خیریہ انداز سے صدقہ کرنے والا کہ اُس کے باسیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے خرچ کیے ہوئے خزانے کی خبر نہ ہو (۷) اللہ کو تھائی میں یاد کرنے والا شخص کا اس کی آنکھیں [آنسوؤں سے] بہہ جائیں" [رواہ امام بخاری، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد: ۲۶۰]

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آن رات میرے رب میرے پاس بہترین صورت میں تشریف لائے" میرا (یعنی ابن عباسؓ کا) خیال ہے انہوں نے فرمایا: "نیند (یعنی خواب) میں۔ پھر انہوں نے (یعنی اللہ نے) فرمایا: اے محمد (ﷺ)! کیا آپ کو معلوم ہے کہ اعلیٰ درجے کے فرشتے کس چیز میں مجھ تے ہیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں، کفارات میں۔ اور کفارات ہیں نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا، پیدل چل کر باجماعت نماز کی طرف جانا اور نہ چاہئے کے باوجود مکمل وضو کرنا۔ (حدیث طویل ہے لیکن کفارات سے متعلق اسے فرمایا) جس نے یہ کام کیے، وہ خیریت سے زندگی بس کرے گا اور اُسے خیریت سے موت آئے گی، وہ اپنی ماں کے اُسے جنم دینے کے دن کی طرح اپنے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے" [رواہ امام ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، سورہ حم: ۳۲۵۰]

ابو ہریہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں وہ نہ بتاؤں جس کے ساتھ اللہ خطائیں مٹاتے ہیں اور درجات بلند فرماتے ہیں؟" میں نے عرض کی جی کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نہ چاہئے کے باوجود پورا وضو کرنا، مساجد کی طرف بہت سے قدم آخھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہی تھہار ارباط ہے"

[رواہ امام مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل اسباغ الوضوء: ۲۱] [☆]: رباط سے مراد اللہ کی راہ میں دشمن کے خلاف جہاد کی تیاری ہے]

عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص جماعت والی مسجد کی طرف جائے تو ایک قدم پر گناہ مٹایا جاتا ہے اور ایک قدم پر اس کے لئے نیکی کمھی جاتی ہے، جاتے ہوئے بھی اور آتے ہوئے بھی" [رواہ احمد، طبرانی، المسند: ۱۵۹۹]

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو اپنے گھر سے پاکیزہ ہو کر فرض نماز کے لئے بھلا، تو اُس کا اجر احرام باندھ کر جو کرنے والے کی طرح ہے" [المسند: ۲۲۳۰۳ - من بن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ: ۵۵۷]

ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمن (اقام کے مومن)، ان سب کے ذمہ داری اللہ پر ہے اگر زندہ رہے تو اُسے رزق دیا جائے گا اور اس کی کفالت کی جائے گی اور اگر فوت ہو گیا، تو اُسے اللہ جنت میں داخل فرمائیں گے: (۱) جو اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہے تو اللہ اُس کے خاصمن ہیں، (۲) جو مسجد کی طرف نکلے تو اُس کے خاصمن اللہ ہیں (۳) اور جو اللہ کی راہ میں (جادو کے لئے) نکلے تو اللہ اُس کے خاصمن ہیں" [الاحسان فی صحيح ابن حبان، کتاب البر و الاحسان: ۳۹۹]

- ﴿ ابو ہریہؓ سے روایت ہے کہ مُحَمَّد ﷺ نے فرمایا: "جو مسجد کی طرف آئے جائے، اللہ اُس کے ہر آنے پالپنے پر اُس کے لیے جنت میں مہمان تیار فرماتے ہیں" [رواهہ امام بخاری، کتاب الاذان: ۲۲۲ و الامام مسلم، کتاب المساجد: ۱۹۵]
- ﴿ سلمانؓ سے روایت ہے کہ مُحَمَّد ﷺ نے فرمایا: "جس نے اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کیا، پھر وہ مسجد آیا تو وہ اللہ کا مہمان ہے اور بے شک میزبان کے ذمے مہمان کی عزت افزائی کرنا لازم ہے" [رواهہ امام طبرانی]. مجمع الزوائد، کتاب الصلاة: ۳۱/۲]
- ﴿ ابو ہریہؓ سے روایت ہے کہ مُحَمَّد ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور عمدہ اور مکمل وضو کرے، پھر صرف نماز کی غرض سے مسجد میں آئے، تو اللہ اُس کے آنے پر اس طرح خوش ہوتے ہیں، جس طرح پر دلکشی کے گھر والے اُس کی آمد پر خوش ہوتے ہیں" [رواهہ امام ابن حزمیہ فی صحیح ابن حزمیہ، کتاب الامامہ فی الصلاۃ: ۱۷۹۱]
- ﴿ ابو ہریہؓ سے روایت ہے کہ مُحَمَّد ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جب تک کوئی باوضو نماز کے انتظار میں رہے، وہ نماز میں ہے فرشتے اُس کے لیے دعا کرتے ہیں: اے اللہ! سے مخاف فرمادیجے، اے اللہ! اس پر حفظ رمایے" [صحیح مسلم: ۱۷۵]
- ﴿ سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ مُحَمَّد ﷺ نے فرمایا: "تارکیوں (نیروں اور عشاہ) میں مساجد کی طرف بار بار جانے والے قیامت کے دن پورے نور کی بشارت پالیں" [سنن ابن ماجہ، أبواب المساجد والجماعات: ۴۶۷ - صحیح ابن حزمیہ: ۱۷۹۸]
- ☆ : پل صراط کو پار کرتے ہوئے اُن کے لئے ہر طرف سے نور ہوگا۔ علمائے کرام لکھتے ہیں کہ یہ سعادت نمازِ فجر اور عشاء بامجاعت پڑھنے کو پکی عادت بنانے والوں کو ملے گی، کبھی کبھار داؤ لگانے والوں کو نہیں۔ اے اللہ! مومن عورتوں کو گھر میں اور مردوں کو مسجد میں بامجاعت نماز قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائیے۔ ہمیں اس حال میں موت نہ آئے کہ ہم نماز چھوڑ کر حالتِ کفریا حالتِ نفاق میں ہوں ।

**﴿ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَ الْمُنْفَقَاتُ لِلَّذِينَ أَمْنَوْا إِنْظُرُوْنَا نَقْبِسْ مِنْ نُورِكُمْ قَبْلَ الرُّجُعِوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَّمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَّهُ، بَابُ بَاطِنُهُ، فِيهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهُ، مِنْ قَبْلِهِ الْعَذَابُ<sup>(۱۳)</sup> يُنَادِوْنَهُمْ أَلَمْ نُكِنْ مَعَكُمْ قَالُوا بَلَى وَ لِكِنْكُمْ فَسْتُمْ أَنْفَسَكُمْ وَ تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبَّتُمْ وَ غَرَّتُمُ الْأَمَانِيَّ حَتَّى جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ<sup>(۱۴)</sup> فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَ لَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَا وُكِنْكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلُكُمْ وَ بِئْسَ الْمَصِيرُ<sup>(۱۵)</sup>﴾**

"جس دن منافق مردا و منافق عورتیں مومنین سے کہیں گے ہمارا انتظار کرو، ہم تمہارے نور سے روشنی حاصل کر لیں۔ کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹ جاؤ اور وہاں نور تلاش کرو۔ پھر ان کے پیچے میں دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں دروازہ ہوگا، جس کی اندر وہی جانب رحمت ہوگی اور اُس کے باہر عذاب ہوگا۔ وہ (مناق) پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ وہ (مومن) کہیں گے کیوں نہیں لیکن تم نے خود کو آزمائش میں ڈالا اور ہمارے پرے کے لئے انتشار میں رہے اور تم نے (دین کے احکام میں) شک کیا اور خواہشوں نے تمہیں دھوکے میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپنچا اور اللہ کے بارے میں تمہیں شیطان دھوکہ دیتا رہا۔ تو آج تم سے کوئی معاوضہ قبول نہ ہوگا اور نہ ہی کفار سے۔ تمہارا مکانہ آگ ہے، یہی تمہارے لائق ہے اور نہایت بدترین جگہ ہے" [الحمد: ۵۷]

**وَمَاعَلَيْنَا إِلَّا بَلَغُ الْمُبِينَ**